پروفیسر اکرام تائب

# صُبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا۔؟

محتسب کا چھوکرا بھی ہے ملوّث کیس میں
مے فروشی میں اگر میرا بھی نام آیا تو کیا
ڈاکیا ہر روز گھر آتا رہا ہے آپ کے
آج میرے نام بھی ان کا سلام آیا تو کیا
عمر بھر قیدی رہے ہم، انقلاب وقت سے
آج گر صیّاد بھی ہے زیر دام آیا تو کیا
رات بھر لُٹتا رہا گھر ڈاکوؤں کے ہاتھ سے
"صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا"
اُن کے چمچوں کے بھی ہونٹوں پر جمی ہیں پپڑیاں
میں اگر محفل سے ان کی تشنہ کام آیا تو کیا
بدزبانی سے تمہاری ہو گئی تم کو طلاق
اب اگر ابا ترا لے کر لگام آیا تو کیا
چل بسا تشنہ لباں کوئی گلی کے موڑ پر
اب شرابِ وصل کا لے کر وہ جام آیا تو کیا
لے اُڑے بچے تیرے سب، میں تو لایا تھا کریٹ
اب ترے حصے میں تائب ایک آم آیا تو کیا